REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۷ شوال ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۶ شہادۃ ۱۳۳۸ھش | ۱۶ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق قبل ازیں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ کہ "درد ابھی تک جاری ہے۔ لاہور اور لائل پور کے ڈاکٹروں کو دکھایا گیا تھا۔ مگر معمولی افاقہ کے بعد مزید فرق نہیں پڑا۔"

احباب خاص توجہ التزام اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

طلوع الشمس من مغربہا کا ایک اور نظارہ

دیارِ مغرب میں خدا تعالیٰ کے ایک اور گھر کی تعمیر

جرمنی میں ہمبورگ کے بعد فرینکفورٹ کے مقام پر بھی عنقریب مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے

از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و احسان کی بارش جس رنگ میں جماعت احمدیہ پر برسا رہا ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد ہمایونی میں پیغام اسلام اکناف عالم میں پہنچانے کی سعادت جس طرح احمدیوں کو نصیب ہو رہی ہے۔ وہ احباب سے مخفی نہیں۔ اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کے ساتھ اللہ اکبر کی آواز بلند کرنے اور صدائے توحید سے فضائے عالم کو معمور کرنے کے لئے اس وقت تک انگلستان۔ ہالینڈ۔ ہمبورگ (جرمنی) امریکہ۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ غانا (گولڈ کوسٹ) نائیجیریا سیرالیون۔ سیلون۔ بورنیو۔ فری ٹاؤن۔ ممباسہ۔ کسمو۔ دارالسلام میں مساجد بن چکی ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرزمین جرمنی کے ایک اور اہم شہر فرینکفورٹ میں اللہ تعالیٰ کے گھر کی بنیاد رکھی جانے والی ہے۔ حکومت کی طرف سے اجازت ملتے ہی اخراجات کے لئے ایک کثیر رقم بھجوانے کی ضرورت ہوگی۔ مخلص احباب کو حصول ثواب کا ایک اور نادر موقعہ میسر آ رہا ہے۔ میں احباب سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس ثواب کے موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے جلد سے جلد اپنے وعدے وکالتِ مال تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ جیسا کہ ہمبورگ کی مسجد میں ان خوش نصیب دوستوں کے نام کندہ ہیں۔ جنہوں نے اس کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ سو یا اس سے زائد رقم ادا کی تھی۔ اسی طرح اس مسجد کی تعمیر کے لئے بھی جو دوست اسی قدر رقم یعنی ڈیڑھ صد روپے یا اس سے زائد ادا کریں گے۔ ان کے نام مسجد کی دیوار پر کندہ کرا دیئے جائیں گے۔ تا ان کی قربانی کی یاد قائم رہے۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائے خیر کر سکیں۔ اس سے کم رقم کے وعدے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

میں خود سب سے پہلے اس مبارک کام کے لئے لبیک کہتے ہوئے اپنی والدہ مرحومہ سیدہ ام ناصر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ڈیڑھ صد روپے کی رقم پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ مرزا مبارک احمد

وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

کمیونسٹ ملکوں کے لئے امریکی امداد

واشنگٹن ۱۵ اپریل۔ امریکہ کی سینیٹ میں ایک بل پیش ہوا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ امریکہ کی طرف سے کمیونسٹ ملکوں کو بھی امداد دی جا سکے۔ آجکل امریکہ میں کمیونسٹ ملکوں کو کسی قسم کی امداد دینا از روئے قانون منع ہے۔ اس بل میں صدر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چین اور کوریا کو چھوڑ کر کسی بھی کمیونسٹ ملک کو مدد دے سکتے ہیں۔

ملک کے محفوظ سرمایہ میں ۴۰ فیصدی کا اضافہ

چاٹگام ۱۵ اپریل۔ وزیر خزانہ جناب محمد شعیب نے کہا ہے کہ اب تک ملک کے محفوظ سرمائے میں ۴۰ فیصدی کا اضافہ ہو چکا ہے۔ گزشتہ سال اکتوبر کے اوائل میں جب موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی تھی تو اس وقت تک اس سرمائے میں بہت زیادہ کمی واقع ہو چکی تھی۔ وزیر خزانہ چاٹگام روٹری کلب میں تقریر کر رہے تھے۔

افسوسناک وفات

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم جناب خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کے سب سے چھوٹے صاحبزادے عزیز کلیم احمد جو ۱۱ اپریل کو اپنے بھائیوں کے ساتھ نہر ہرالے عالمگیر (ضلع گجرات) پر بغرض ٹرپ گئے ہوئے تھے نہر میں نہاتے ہوئے خون منجمد ہو جانے اور حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کا جنازہ کھاریاں لایا گیا۔ مورخہ ۱۲ اپریل کو صبح ۱۱ بجے مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی کھاریاں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو کھاریاں میں ہی سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم صحت مند نہایت اور بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کی والدہ صاحبہ اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

محمد رفیع محلہ شمالی کھاریاں

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ — ۱۶ اپریل ۱۹۵۹ء

لیظہرہ علی الدین کلہ

صلیبی جنگوں میں اگرچہ مسلمانوں نے عیسائی مجاہدین کو سخت شکست دے کر انہیں ہمیشہ کے لئے روک دیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یورپین اقوام کا دنیا میں خروج انہی ایام سے شروع ہو گیا تھا۔ صلیبی مجاہدین کا اگرچہ مرکزی محرک مذہب ہی تھا۔ اور ان کو وسیع اور نہایت مؤثر پروپیگنڈہ سے مقامات مقدسہ کے حصول کے لئے اکسایا جاتا تھا۔ لیکن صلیبی جنگوں میں یورپین اقوام کا اس جوش و خروش سے حصہ لینے کے کچھ دیگر عوامل بھی تھے۔ چنانچہ جی جی کولٹن صاحب نے اپنی کتاب "صلیبی جنگیں، تجارت اور طالع آزمائی" میں ان عوامل کا تذکرہ کیا ہے۔ ذیل میں ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

"ہمیں ایک اور بڑے عامل پر بھی زور دینا چاہیئے جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ یعنی اقتصادی حالات تقریباً تمام ایشیائے کوچک اور شام پر ترکوں کا تسلط زائرین سے زیادہ تجارت کے راستہ میں حائل تھا اور اس اوائلی زمانہ میں بھی یورپ کے بعض حصوں میں تاجر ایک نہایت مضبوط طاقت تھی۔" (صفحہ)

اس سے پہلے یہی مصنف لکھتا ہے:۔

"اس نقطۂ نظر سے صلیبی جنگیں مغرب و مشرق کی جاودانہ کشمکش میں صرف ایک ضمنی افسانہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور یہ ایسی کشمکش ہے جس کی بنیاد نسل مذہب اور سیاست کے نظریات میں اختلافات ہیں۔"

الغرض جیسا کہ ہم نے کہا ہے صلیبی جنگوں میں اگرچہ یورپ کو شکست فاش ہوئی لیکن یہ جنگیں حد فاصل ہیں۔ اور یورپ کی ترقی کا آغاز اسی زمانہ سے ہو چکا تھا۔ اسلام نے یورپ میں جتنا تجاوز کیا تھا۔ وہ اہل یورپ نے تقریباً واپس لے لیا تھا۔ سپین میں مسلمانوں کو چن چن کر قتل کر دیا گیا۔ اور یا جبر سے عیسائی بنا لیا گیا۔ اسی طرح یورپ کے دوسرے حصوں سے جہاں جہاں مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی تھی آہستہ آہستہ نکال دیا گیا۔ آسٹریا، ہنگری، گریس، ریاست ہائے بلقان سے مسلمانوں کا اقتدار ختم کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ مشرقی یورپ کی بعض ریاستوں میں مسلمان اب بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں کوئی سیاسی اقتدار حاصل نہیں ہے۔ صرف قسطنطنیہ کا تھوڑا سا یورپین علاقہ ایسا ہے۔ جہاں ترکوں کی آج بھی حکومت ہے۔

یورپین اقوام کے خروج کا یہی نتیجہ نہیں ہوا۔ کہ مسلمانوں کا یورپ میں کوئی سیاسی اقتدار نہیں رہا۔ بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج تمام اسلامی ممالک پر خواہ وہ آزاد ہوں یورپین اقوام کا اثر چھایا ہوا ہے۔ یورپ سے جو رو اٹھی ہے۔ وہ ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے آئی ہے۔ دنیا کا اب کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں یورپین تہذیب اور عیسائی مشن نہ پھیل رہے ہوں۔ خود ہمارے ملک پاکستان میں جو ایک اسلامی ملک ہے سینکڑوں نہیں ہزاروں عیسائی مشن کام کر رہے ہیں

گزشتہ دو عالمگیر جنگوں سے پہلے ہی مغربی اقوام نے تمام دنیا میں اپنا تسلط قائم کر لیا تھا۔ تمام براعظموں پر مغربی اقوام چھائی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اگر کوئی مشرقی ملک آزاد بھی نظر آتا تھا۔ تو اس کی وجہ اس ملک کی خوبیاں نہیں تھیں۔ بلکہ خود مغربی اقوام کی باہمی رقابت کا نتیجہ تھا۔ البتہ عالمگیر جنگوں کے بعد مشرقی ممالک میں بھی ایک بیداری سی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اگرچہ کوئی مشرقی ملک یورپ کے اثر سے باہر نہیں ہے۔ تاہم بہت سے اسلامی ممالک آزاد ہو گئے ہیں۔

اس وقت مسلمانوں کے سامنے جو مسئلہ سب سے اہم ہے یا ہونا چاہیئے وہ یہ ہے کہ آیا اسلام پھر دنیا پر غلبہ پا سکتا ہے یا نہیں مغرب اور مشرق کے درمیان اس وقت جو کشمکش ہے۔ اس کا نہایت اہم پہلو مذہب ہے۔ مغرب اس وقت عیسائیت اور الحاد کا علمبردار ہے۔ اور چونکہ تمام مادی قوت مغرب کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے عیسائیت اور الحاد ہر جگہ فتوحات حاصل کر رہے ہیں۔ مغربی اقوام کے مقابلہ میں مسلمان اقوام مادی قوت کے لحاظ سے بالکل بے دست و پا ہیں۔ موجودہ حالات میں جنگ کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اسلام آج بھی اپنے اصولوں کے ذریعہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر مسلمان عمل میں اسلامی اصولوں کی فوقیت ثابت کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یورپ جو ذہنی اور روحانی لحاظ سے ایک بحران کی حالت میں ہے اس سے متاثر نہ ہو بے شک یورپ نے آج مسلمانوں کو سیاسی شکست دے رکھی ہے۔ اور بے شک سائنس اور فلسفہ سے وہ مذہب یعنی اسلام پر حملہ آور ہے۔ اور مسلمانوں کو ہر میدان میں دبائے چلا جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو آج بھی اسلام سے باطل کو شکست دے سکتے ہیں۔ اور جس طرح ہم نے صلیبی جنگوں میں سارے یورپ کا منہ موڑ دیا تھا۔ اسی طرح ہم یورپ پر اسلامی اصولوں اور روحانیت سے حملہ کر کے اس میدان میں بھی اس کو شکست فاش دے سکتے ہیں۔

آج جماعت احمدیہ ہی فتح اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے یورپ کے مرکزوں میں اسلام کا جھنڈا بلند کر رکھا ہے۔ اور آج دنیا کے سامنے

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

کا نمونہ پیش کر رہی ہے۔ چنانچہ الفضل میں احمدی مبلغوں کی کارگزاریاں شائع ہوتی رہتی ہیں ۱۴ اپریل ۱۹۵۹ء کے الفضل میں صفحہ اول کی سرخیاں ملاحظہ ہوں۔

"ہیگ۔ لنڈن اور ہمبرگ کے احمدی مشنوں میں عید الفطر کی تقریب نامور مدبرین سفارتی نمائندوں، اعلیٰ حکام اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت"

آؤ آج ہم پھر یورپ کو فتح کرنے کے لئے نکلیں ہمیں یورپ کی سیاسی اور مادی قوتوں سے خائف نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ اس کے سائنس اور فلسفہ سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ ہمارے ساتھ ہمارا خدا ہے جس نے ہمیں صراط مستقیم دکھایا ہے آؤ ہم اللہ تعالیٰ کا نور دنیا میں پھیلانے کے لئے نکلیں۔۔ تاریکیاں خود بخود ہمارے سامنے سے بھاگ جائیں گی۔ ہم یقیناً کامیاب ہوں گے۔ اسلام کی فتح یقینی ہے۔ کوئی چیز اس کو نہیں روک سکتی:

هو الذی ارسل رسوله
بالهدیٰ ودین الحق
لیظهره علی الدین کله
ولو کره الکافرون۔

وقتِ وصال است ایں عاشقِ جانباز را

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

منکہ بہ تحقیقِ تو یافتہ ام راز را
جلوۂ توحید شد مانعِ انباز را

شاہدِ مقصودِ ما مقصدِ محمود ہست
ترکِ خودی مے نمود تارکِ ہر آز را

منطق و بحث و جدل مسلکِ صوفی نبود
دار بمنصور کرد فاش رُخِ ناز را

شکوۂ فرقت نماند دورِ شہود آمدہ
وقتِ وصال است ایں عاشقِ جانباز را

شورِ عنادل شدہ نغمہ نما در چمن
موسمِ گل آمدہ، بلبلِ ہمراز را

رونقِ دشت و جبل گرچہ بہر نوعِ طیر
لیک نہ مرغے رسید رتبۂ شہباز را

فلسفی کز عقل و رائے متبعِ اسرار جست
لیک نہ پرہائے یافت آں رہے پرواز را

عارفے عاشق شدہ از پسِ عرفانِ حق
جذبۂ عشاق ہست منزلِ دمساز را

کوچۂ حسنِ ازل عاشقاں را منزلے
منزلِ خوبان ہست مقتلِ اعزاز را

قیمتِ وصلے بحق خونِ شہیداں نمود
پردۂ محمل نماند واصلِ جانباز را

عاشقِ دیدار را مقتلِ خوبان ہست
لذتِ دار و رسن کاشفِ آں راز را

عشق بہ عشاق خود زخم چو مرہم نمود
موت چو آبِ حیاتِ عاشقِ ممتاز را

لطف بہ احساسِ عشق سیف و سناں مے نمود
عاشقاں در ہر قدم یافتہ اعجاز را

حاملِ اسرار قدس گرچہ شدہ قدسیاں،
گشتہ مکاں لامکاں بست و زباں راز را

منکہ بہ ذوقِ سخن دور شدم از حجاب
حسن بہ انجامِ عشق مطلعِ آغاز را

ایک افریقن احمدی مبلغ کی تبلیغی مساعی

تقاریر اور ملاقاتوں کے ذریعہ پیغامِ حق

(از مکرم شیخ عمری عبیدی صاحب افریقن مبلغ اسلام مقیم دارالسلام بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

۷ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو چند دنوں کے لئے مجھے جہاز کے ذریعہ زنجبار جانے کا موقعہ ملا۔ زنجبار میں "ینگ مومن" (Young Moomin) نامی ایک سوسائٹی ہے اس کے ممبر خلاف شرع جاری کردہ رسومات کے زبردست مخالف ہیں۔

زنجبار میں پہلے روز خوب تبلیغ کا موقعہ ملا اس سوسائٹی کے بہت سے نوجوان مجھے ملے اور سوال و جواب کا لامتناہی سلسلہ جاری ہوگیا۔ اسی دوران میں زنجبار کی مسلم اکیڈیمی کا ایک طالب علم آیا اور اس نے بہت سوالات کرنے شروع کر دیئے۔ جس پر دوسرے نوجوان اس کو موقعہ دینے کے لئے خاموش ہوگئے۔ مگر جلدی ہی اسے اپنے اعتراضات کا بدواپس تسلیم کرنا پڑا۔ جس پر دوسرے نوجوان بھی میرے جوابات سے بہت خوش ہوئے۔

دوسرے دن ان نوجوانوں نے ایک مجلس منعقد کی جس میں کافی دیر تک میں اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچاتا رہا اور مختلف سوالات کا جواب دیتا رہا۔ اسی دوران میں انہوں نے بتایا کہ وہاں کے ایک بہت مشہور شیخ ہیں۔ نوجوانوں نے مختلف ذرائع سے کوشش کی کہ کسی طرح یہ شیخ احمدیوں سے مباحثہ کرے۔ اسی سلسلے میں ۳۰ سالہ نوجوان عبداللہ اسمٰعیل بلوزی نافی نے جو اس سوسائٹی کا سیکرٹری ہے۔ شیخ مذکورہ سے پوچھا کہ کیا ہم نوجوانوں کی راہنمائی کے لئے ہمارے سامنے آپ کسی احمدی شیخ سے مختلف فیہ مسائل پر مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شیخ نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ انہوں نے یہ انتظام کہاں کرنا ہے۔ ہاں کر لی۔ بعدہ سیکرٹری نے مولوی محمد منور صاحب احمدی مبلغ کو حالات لکھے انہوں نے فوراً جواب دیا کہ ہم تیار ہیں۔ مگر پہلے شیخ سے مباحثہ کی رضامندی کی تحریر لے لی جائے۔ پھر سیکرٹری نے شیخ سے ملاقات کی تاکہ ان کی رضامندی کی تحریر لے لی جائے۔ مگر شیخ نے کہا کہ وہ احمدیوں سے بحث کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے۔ جب تک کہ احمدی اس بات کی گارنٹی نہ دیں کہ وہ خود اس مباحثہ کے متعلق کچھ نہ لکھیں گے۔

مسٹر عبداللہ بلوزی سیکرٹری نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ احمدی کیوں اس کی رپورٹ نہ لکھیں شیخ صاحب نے جواباً کہا کہ "تم ان (احمدیوں) کو نہیں جانتے یہ چھوٹی سی چیز کو بہت بڑا بنا سکتے ہیں۔ تم تو ایک فقرہ کہو گے مگر وہ دلائل کا انبار لگا دیں گے۔

ان واقعات سے "ینگ مومن" کے ممبران اسی نتیجہ پر پہنچے کہ شیخ کھلے مباحثہ سے ڈرتے ہیں۔

دوران گفتگو میں ایک نوجوان نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ میں ان کے لئے زنجبار میں ایک مذہبی استاد کو بھجوانے کا انتظام کروں۔ میں نے جواب دیا کہ کسی باہر کے آدمی کو لانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم آپ میں سے کسی کو تربیت دے کر تیار کر دیتے ہیں۔ جو واپس آکر ان میں کام کرے گا۔ چنانچہ ان کے سیکرٹری مسٹر عبداللہ بلوزی نے وعدہ کیا کہ وہ تین ماہ کے لئے احمدیہ مشن میں آکر اس کام کی تکمیل کریں گے۔

جب "ینگ مومن" کے ممبران کو معلوم ہوا کہ میرا زنجبار میں عرصہ قیام ختم ہونے والا ہے۔ تو انہوں نے مجھے ایک دعوتِ طعام پر بلایا۔ اور میرے ضروری اخراجات کا اہتمام بھی کیا۔ اور پھر واپسی پر مجھے تحفہ کے طور پر فروٹ بھی پیش کئے۔

مسٹر Mtoro Rahani ایڈیٹر "Afrika - Kwetu" نے بھی ایک دعوت طعام کا انتظام کیا جس میں سیاسی پارٹی کے اہم ممبران کے علاوہ مجلس قانون ساز کے چار ممبران نے بھی حصہ لیا کھانے کے بعد حاضرین سے تعارف کا موقع ملا۔ میزبان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع بھی خوب ملا حاضرین نے احمدیت کے متعلق بہت سے سوالات بھی دریافت کئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

زنجبار کے قیام کے دوران میں وہاں کی مسلم اکیڈیمی کے تین پروفیسر صاحبان سے بھی ملا جن میں شیخ مذکور بھی تھے۔ اور جب میں اچانک ان کے گھر میں حاضر ہوا۔ تو شیخ صاحب ششدر رہ گئے۔ اور میری موجودگی کی وجہ سے وہ پریشان سے تھے۔ وہاں کے کورس اور دیگر معلومات کے متعلق میرے بہت سے سوالات کے جوابات وہاں کے وائس پرنسپل شیخ سلیمان محمد الوی نے دوسروں کے ساتھ مل کر دیئے۔ ایک پروفیسر سید احمد حمید نے ہمیں اکیڈیمی کی سیر بھی کرائی۔ ۱۲ دسمبر کو میں واپس دارالسلام پہنچا۔

ٹانگانیکا کی مسلم ایسوسی ایشن جو سنی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ نے پہلی دفعہ میلاد النبیؐ کے موقع احمدیہ مسجد کے امام کو بھی دعوت دی میں ایک اور احمدی دوست کے ہمراہ وہاں گیا۔ تو انہوں نے پرتپاک طور پر ہمارا استقبال کیا اور ان کے ایک لیڈر نے تقریر بھی کی کہ سب فرقوں کے مسلمانوں کو باہمی مل جل کر کام کرنے کی اپیل کی +

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآنی علوم کے انکشاف کے لئے تقویٰ شرط ہے

قرآنی علوم کے انکشاف کے لئے تقویٰ شرط ہے۔ علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے۔ دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کیواسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ صرف و نحو، طبعی، فلسفہ، ہیئت و طبابت پڑھنے کیواسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو۔ اوامر الٰہی اور نواہی کو ہر وقت مدنظر رکھتا ہو۔ اپنے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکومت کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات عموماً دیکھا گیا ہے کہ دنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں آج دنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں۔ اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن انکی روحانی اور اخلاقی حالت بہت ہی قابل شرم ہے لنڈن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوئے ہیں۔ ہم تو انکا ذکر بھی نہیں کر سکتے مگر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے اس میں توبۃ النصوح کی ضرورت ہے جبتک انسان پوری فروتنی اور انکساری کیساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھالے اور اسکے جلال و جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کیساتھ رجوع نہ کرے۔ قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ اور روح کے ان خواص اور قوٰی کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا۔ جس کو پاکر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس، ارضی خواہشوں کے اسیر ان سے بہرہ ور ہوں۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو، معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو۔ دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو۔ لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا۔ تو قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ غرض یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک انسان ایک پاک تبدیلی نہیں کرتا ہے۔ اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا تو قرآن شریف کے معارف اور خوبیوں پر اطلاع نہیں ملتی۔ قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں۔ جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔

کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے۔ اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے +

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۴۰۷ و ۴۰۸)

لجنات اماء اللہ کیلئے ایک ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ جس میں لجنات بیرون کی سالانہ رپورٹیں بھی شامل ہیں۔ شائع ہو چکی ہے۔ تمام لجنات کے لئے بار بار اعلان کیا گیا ہے کہ وہ کم از کم ایک کاپی ضرور منگوا کر ریکارڈ کے لئے رکھیں۔ بہت کم لجنات نے اب تک سالانہ رپورٹ منگوائی ہے۔ اس لئے مجبوراً تمام لجنات کو ایک ایک کاپی بذریعہ وی پی ارسال ہے۔

قیمت کے متعلق جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے علاوہ محصولڈاک ۲ روپے ہے براہ مہربانی وی پی وصول کر کے ممنون فرماویں۔

والسلام

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مسئلہ تعدّد ازدواج اور لجنات اماء اللہ

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل

نظارت اصلاح وارشاد میں ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ایک شخص نے ضرورت کے ماتحت ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا اور وہ بھی اپنی پہلی بیوی کی رضامندی سے مگر بعض عورتوں نے مسئلہ سے ناواقفیت اور جہالت سے ان کی بیوی کو جا کر کہا کہ یہ تمہاری غلطی ہے کہ تم نے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ تم کو اجازت نہیں دینی چاہیئے تھی۔ اس طرح ان کی بیوی کے انشراح کو انقباض کی صورت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ افسوس ہے کہ باوجودیکہ اس مسئلہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں وضاحت موجود ہے پھر بھی اس قسم کی جہالت پائی جاتی ہے۔ اسلام تو اجازت دیتا ہے کہ ہر ایک مسلمان دوسری شادی کر سکتا ہے۔ مگر وہ خیال کرتی ہیں کہ اسلام کی اجازت کے بعد ان کی بیوی کی اجازت بھی ضروری تھی۔ اس مسئلہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(۱) "ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں۔ وہ نکاح کے مسئلہ کو نہایت بُری نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو اس صورت میں کہ جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کیلئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابلِ رحم ہو مگر بیکار ہو جائے اور مرد بھی قابلِ رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے۔ تو اس صورت میں مرد کے قوٰے پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جائے۔ درحقیقت خدا کی شریعت نے انہی امور پر نظر کر کے مردوں کے لئے یہ راہ کھُلی رکھی ہے اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی یہ راہ کھُلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جائے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالیں جو طلاق کے قائم مقام ہے۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دکان کی مانند ہے۔ پس اگر دکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دکان چل نہیں سکتی۔ پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ بعض مشکلات ایسے پیش آجاتے ہیں جن میں وہ نکاح ثانی کیلئے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔" (کشتی نوح)

نیز حضورؑ فرماتے ہیں:-

(۲) "بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ ورشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہے تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو اُن کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔" (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۹)

لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ اپنے اجلاسوں میں یہ مسائل بھی بیان کروائیں تاکہ جہالت دُور ہو اور خدا تعالیٰ کے احکام پر شرح صدر سے ایمان حاصل ہو۔

ایک جگہ تعدد ازدواج کے سلسلہ میں حضورؑ فرماتے ہیں:-

(۳) "تعدد ازدواج کی نسبت اگر ہم تعلیم دیتے ہیں تو صرف اسلئے کہ معصیت میں پڑنے سے انسان بچا رہے اور شریعت نے اسے بطور علاج کے ہی رکھا ہے۔ کہ اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے۔

اور اس کی نظر بار بار خراب ہو تو زنا سے بچنے کے لئے دوسری شادی کر لے لیکن پہلی بیوی کے حقوق تلف نہ کرے۔" (الحکم ۲۰ فروری ۱۹۰۲ء)

احمدی مستورات کو یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض "یحی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ) ہے کہ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ پس جہاں حضور نے دین کو زندہ کیا وہاں شریعت کو بیان کرنا اور قائم کرنا بھی ضروری ہے۔

تزکیہ نفس کا خاص ذریعہ

(از مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل چیف انسپکٹر بیت المال)

احباب کرام! اسلام کی وہ اہم پانچ بنائیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے ان میں سے ایک اہم بنا مسئلہ زکوٰۃ ہے اور جیسا کہ ہر انسان کی فطرت پاکیزگیٔ نفس اور تزکیہ قلب کی خواہش مند ہے اور ہر انسان اپنے اپنے رنگ میں اس کے حصول کے لئے کوشاں ہے اور دوسری طرف ہر انسان چاہتا ہے کہ مولا کریم اس کے مال اور اس کے کام میں برکت ڈالے اور اس کو خدا تعالےٰ مال میں بھی آسائش اور فراوانی عطا کرے۔ پس ہر ایسے شخص کے لئے اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ اگر وہ صاحب نصاب ہے تو وہ خوشی کے ساتھ فریضۂ زکوٰۃ ادا کرے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ اے رسول ان سے زکوٰۃ لے۔ کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی ان کے نفوس کی طہارت و تزکیہ قلب کا موجب بن جائے گی۔ اور زکوٰۃ لفظ زکا سے مشتق ہے جس کے معنے نما یعنی بڑھوتی ہوئی پس لفظ زکوٰۃ جیسا کہ پاکیزگی کے مفہوم کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ایسے ہی یہ بڑھوتی اور افزائش کے مضمون پر مشتمل ہے پس ہر وہ شخص جو چاہتا ہے کہ اس کے مال میں بڑھوتی ہو اس کا فرض ہے کہ صاحب نصاب ہونے کی صورت میں جلد سے جلد تر سال گذرنے پر زکوٰۃ ادا کر دے اور خدا تعالےٰ کے فرمودہ نسخہ پر عمل کر کے دیکھ لے کہ اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت دیتا اور ان کا یہ فعل ان کی طہارت نفس اور تزکیہ قلب کا موجب ہوتا ہے۔

اے میرے بھائیو! ہم سے پہلے قرونِ اولےٰ کے لوگوں نے اس نسخہ پر عمل کر کے دیکھ لیا ہے کہ کس طرح عظیم الشان نتائج انہوں نے حاصل کئے۔ اور اسی طرح ہمارا زندہ خدا آج بھی ہم پر دینی رحمت نازل کرنے کو تیار ہے بشرطیکہ ہم صدق دل سے اس کی طرف قدم اٹھائیں اور اس کے فضلوں کو حاصل کریں۔

آپ اس امر کا مشاہدہ کریں کہ کس طرح ایک مالی پھل دار درخت کی بعض شاخوں کو ان کے پھل دینے سے پہلے کاٹ دیتا ہے۔ وہ ایسا اس لئے نہیں کرتا کہ وہ اس درخت کو ضائع کر دے بلکہ وہ اس لئے ایسا کرتا ہے تاکہ اس درخت کی نئی شاخیں نکل کر اس کے پھل میں اضافے کا موجب ہو جائیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے قرآن کریم نے قرض کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کے معنے کاٹنے کے ہیں اور یہ لفظ اس لئے رکھا کہ تا بتلائے کہ اپنے اموال میں سے کچھ حصہ کاٹ کر خدا تعالےٰ کے لئے دینا اس مال میں بہت زیادہ اضافے کا موجب ہو جائے گا۔

جس طرح وہ پانی جو بند رہتا ہے اس میں بُو پیدا ہو جاتی ہے اور جو پانی جاری رہے تو اس کی مثال اس چشمہ کی طرح ہوتی ہے کہ جس طرح چشمہ جاری ہو تو زمین کے اندر سے پانی آتا ہے اور لوگ اس سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں اور وہ ختم نہیں ہوتا۔ یہی حال خدا تعالےٰ کی راہ میں زکوٰۃ دینے کا ہے . . . .

. . . . جوں جوں وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مال دیتا ہے۔ ویسے ہی خدا تعالےٰ کی رحمت کا چشمہ اس کے لئے جاری ہو جاتا ہے جس سے اس کا مال بڑھتا رہتا ہے اسی طرف خدا تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے کہ فیضاعفہ اضعافاً مضاعفہ۔ جو خدا تعالےٰ کے لئے خرچ کرتا ہے خدا تعالےٰ اس کو بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور وہ خدا تعالےٰ کا مقبول بندہ بن جاتا ہے۔

پس میں احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالےٰ کے فضل لینا چاہتے ہیں تو جلد تر خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق زکوٰۃ ادا کریں تا اللہ تعالےٰ سے انعام پائیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی سراج الدین صاحب سمبڑیال بعارضہ ہرنیا بیمار ہیں اور مشن ہسپتال سیالکوٹ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم مولوی صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ (خواجہ محمد امین سمبڑیالی)

(۲) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری عبد المجید خاں دفتر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

سکھوں کی شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا تبلیغی بجٹ

اور

جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی جدوجہد کا تذکرہ

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

حال ہی میں مشرقی پنجاب میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی میں ایک انقلاب آیا ہے۔ اور ماسٹر تارا سنگھ جی اس کی صدارت سے محروم کر دئے گئے ہیں۔ اس تبدیلی کے نتیجہ میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے نظام میں بہت بڑی تبدیلی آگئی ہے۔

اس وقت جو طبقہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی پر قابض ہوا ہے۔ اس میں سردار حکم سنگھ سردار گیان سنگھ راڑیوالہ۔ اور گیانی کرتار سنگھ وغیرہ ایسے لوگ شامل ہیں۔ جو کبھی ماسٹر تارا سنگھ جی کے شرومنی اکالی دل کے روح رواں اور سکھ سیاست کا دماغ سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے ماسٹر جی کے خلاف متحدہ محاذ بنالیا ہے ان کی طرف سے گوردواروں کے انتظامی امور میں جو تبدیلیاں کی جارہی ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی تبدیلی یہ کی گئی ہے کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا تبلیغی بجٹ جو ماسٹر تارا سنگھ جی کی صدارت میں صرف ایک لاکھ روپے سالانہ ہوا کرتا تھا۔ اب سات لاکھ روپے سالانہ مقرر کر دیا گیا ہے۔

اس بجٹ کو صحیح رنگ میں خرچ کرنے سے متعلق اہل علم اور اہل قلم سکھوں کی طرف سے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد اور احمدی مبلغین کے شاندار کارناموں کو بطور مثال اور نمونہ کے پیش کیا گیا ہے۔

چنانچہ امرتسر سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ سکھ اخبار "خالصہ سماچار" نے اپنے ایک افتتاحیہ مقالہ میں اس امر پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"ਸ: ਅਮਰ ਸਿੰਘ ਜੀ ਦੁਸਾਂਝ ਨੇ ਇਕ ਲੇਖ (ਵਿਚ ਇਹ ਦਸਿਆ ਸੀ ਕਿ ਕੇਵਲ ਮਿਰਜ਼ਈ ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਨੇ ਹੀ ਕਿਵੇਂ ਸੰਸਾਰ ਦੇ ਲਗਪਗ ਹਰ ਦੇਸ਼ ਵਿਚ ਪ੍ਰਚਾਰਕ ਭੇਜ ਕੇ ਮਸਜਦਾਂ ਕਾਇਮ ਕਰ ਕੇ ਆਪਣੇ ਪੈਰ ਪੱਕੇ ਤੌਰ ਤੇ ਜਮਾ ਲਏ ਹਨ। ਅਮਰੀਕਾ ਵਰਗੇ ਦੇਸ਼ ਵਿਚ ਹੀ ਉਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ੧੮ ਪ੍ਰਚਾਰ ਕੇਂਦਰ ਹਨ ਤੇ ਗੋਲਡ ਕੋਸਟ (ਅਫਰੀਕਾ) ਵਿਚ ਇਹ ਗਿਣਤੀ ੨੪੭ ਹੈ। ਹੋਰ ਲਿਟਰੇਚਰ ਤੋਂ ਛੁੱਟ ਦੇਸਾਂ ਦੇ ੧੨ ਅਖਬਾਰ ਵਿਦੇਸ਼ੀ ਬੋਲੀਆਂ ਵਿਚ ਪ੍ਰਕਾਸ਼ਤ ਹੋ ਰਹੇ ਹਨ, ਇਹ ਗੱਲ ਖਾਸ ਵੇਖਣ ਵਾਲੀ ਹੈ ਕਿ ਅਫਰੀਕਾ ਵਰਗੇ ਦੇਸ਼ਾਂ ਵਿਚ ਪ੍ਰਚਾਰ ਦਾ ਮੈਦਾਨ ਵਧੇਰੇ ਖੁਲ੍ਹਾ ਹੋਣ ਕਰ ਕੇ ਇਹ ਲੋਕ ਉਚੇਚਾ ਖਾਸ ਧਿਆਨ ਦੇ ਰਹੇ ਹਨ ਤੇ ਹੈਰਾਨ ਕਰ ਦੇਣ ਵਾਲੀ ਕਾਮਯਾਬੀ ਪ੍ਰਾਪਤ ਕਰ ਰਹੇ ਹਨ।"

{ਖਾਲਸਾ ਸਮਾਚਾਰ
੨ ਅਪ੍ਰੈਲ ੧੯੫੯

یعنی

"سردار امر سنگھ جی دوسانجھ نے ایک مضمون میں یہ بیان کیا تھا کہ صرف احمدی مسلمانوں نے ہی کس طرح دُنیا کے تقریباً ہر ملک میں مبلغ بھیجکر اور مساجد قائم کر کے اپنے پاؤں مضبوط کر لئے ہیں۔ امریکہ ایسے ملک میں اُن کے ۱۸ تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ اور گولڈ کوسٹ افریقہ میں یہ تعداد ۲۴۷ ہے۔ دوسرے لٹریچر کے علاوہ اُن کے گیارہ اخبار غیر ملکی زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ افریقہ ایسے پسماندہ ملکوں میں تبلیغ کا میدان زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے یہ لوگ اس طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔ اور حیران کر دینے والی کامیابی کر رہے ہیں"

خالصہ سماچار امرتسر
۲ را پریل ۱۹۵۹ء

اس کے ساتھ ہی خالصہ سماچار کے فاضل ایڈیٹر نے سکھوں کو سکھ مذہب کی تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ تحریک کی ہے کہ:-

"ਗੁਰੂ ਦੀ ਸਿੱਖੀ ਲਈ ਕਾਰ ਵਿਹਾਰ ਚਲਾਇਆਂ ਕਰਾਇਆਂ ਜੀ......... ਸਿੱਖ ਧਰਮ ਦੇ ਮਿਸ਼ਨਰੀ ਬਣ ਜਾਣ ਦੀ ਪ੍ਰਤਿਗਿਆ ਕਰਨ; ਜਿਵੇਂ ਕਿ ਕਾਦਿਆ- ਨੀ ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਦੇ ਕਾਰ- ਵਿਹਾਰੀ ਸੱਜਣ ਦੇਸ- ਪ੍ਰਦੇਸ ਵਿਚ ਕਰ ਰਹੇ ਹਨ।"

{ਖਾਲਸਾ ਸਮਾਚਾਰ
੨ ਅਪ੍ਰੈਲ ੧੯੫੯

یعنی

"گورو کی سکھی کے لئے کاروبار کرتے کراتے ہی .... سکھ دھرم کے مشنری بھی بن جانے کا عہد کریں۔ جس طرح کہ قادیانی مسلمانوں کے کاروباری احباب دیش پردیش میں کر رہے ہیں"۔

خالصہ سماچار امرتسر
۲ را پریل ۱۹۵۹ء

احباب جماعت کے لئے یہ خوشی کا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں اور تبلیغی کوششوں کو قبول فرما رہا ہے۔ اور اس کے خوشکن اور کامیاب نتائج کی دوسری اقوام بھی معترف ہو رہی ہیں۔ اور وہ اپنے مشنریوں کو احمدی مبلغین کی جدوجہد کے شاندار کارناموں کو نمونہ ٹھہرانے کی تحریک کر رہی ہیں

حقیقت میں یہ سب نظام خلافت کی برکت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس چھوٹی سی جماعت کو تبلیغی میدان میں وہ شاندار کامیابی عطا کی ہے کہ آج دوسری قومیں بھی اس سے متاثر ہو رہی ہیں۔ اور اسے حیران کر دینے والی کامیابی تسلیم کر رہی ہیں۔

حصّہ آمد کے بقادار احباب توجہ فرمائیں

یہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال رواں ۳۰ را پریل ۵۹ء کو ختم اور یکم مئی سے نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے حصّہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو اس سے پہلے پہلے اپنے بقائے ادا کر دینے چاہئیں تاکہ نہ صرف حصہ آمد کا منظور شدہ بجٹ آمد پورا ہو جائے۔ بلکہ اس سے بھی زائد وصولی ہو جائے۔ حصہ آمد کے بقائے دار عموماً تین قسم کے دوست ہیں۔

ایک وہ احباب ہیں جن کا حساب خدا کے فضل سے ۳۰ را پریل ۵۸ء تک صاف ہے مگر سال رواں میں ان کی طرف سے گذشتہ سال کی نسبت کم وصولی ہونے کی وجہ سے وہ بظاہر بقائے دار معلوم ہو رہے ہیں۔ چونکہ ان کی اصل آمد سال رواں کے معلوم کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ مگر وہ اپنی اصل آمد کو خود جانتے ہیں اس لئے اس کیفیت کو بھی خود ہی بہتر جانتے ہیں کہ آیا ان کا حساب اس سال کا بھی صاف ہے یا وہ تھوڑے سے بہت بقایا دار ہیں۔ اگر ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ تو ۳۰ را پریل تک اپنے واجب الادا بقائے کو ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سُرخرو ہو جائیں۔

دوسرے وہ دوست ہیں جن کا حساب نہ پچھلے سال کا صاف ہے اور نہ اس سال کا یعنی پچھلے سال بھی وہ بقایا دار تھے اور اس سال ان کے بقایا میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر وہ اپنی رفتار پر مطمئن ہیں نہ تو بقائے کو ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی ادائیگی کے لئے مہلت یا اقساط مقرر کرتے ہیں۔ ایسے احباب کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ نہ صرف سال رواں کا بقایا ادا کریں بلکہ گذشتہ سال کے بقائے کو بھی کم سے کم کرنے کے لئے اپنے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں۔

تیسرے وہ اصحاب ہیں جنہوں نے اپنے گذشتہ سالوں کے بقایوں کو ادا کرنے کے لئے ماہوار اقساط مقرر کی ہوئی ہیں۔ ان میں سے وہ احباب جن سے اقساط کی باقاعدہ ادائیگی سے کچھ غفلت ہوئی ہے۔ ان کو بہت ہی زیادہ ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتے رہنے کے لئے ایک عہد انہوں نے اس وقت کیا تھا۔ جب انہوں نے وصیت کی تھی اور دوسرا عہد انہوں نے اس وقت کیا جب انہوں نے بقائے کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کیں۔ ان سے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بار بار عہد کرنا اور اسے توڑنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ چاہیئے کہ ایسے دوست ۳۰ را پریل تک اس سال کے پورے حصہ آمد کے ساتھ بقائے میں سے ان اقساط کی رقم بھی ادا کریں۔ جو وہ پہلے ادا نہیں کر سکے تاکہ کم سے کم ان کا دوسری مرتبہ کیا ہوا عہد پورا ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے عہد کو پورا کرنے اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دُعا:- خاکسار دل کی تکلیف کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہے۔ کافی علاج وغیرہ کر رہی ہوں۔ مگر مستقل افاقہ کی صورت نظر نہیں آتی۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ کامل شفا مرحمت فرمادیں (سیدہ اقبال بیگم معلمہ گچھی ورک بدرؤ)

ایک ضروری تحریک

(از محترم جناب مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم)

سال کا شروع ہے اور جماعت بندی ہو رہی ہے۔ اس وقت اگر بچے سکول میں داخل ہوں تو سارا سال تعلیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ احباب کو مدنظر رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں جس تعلیمی ادارہ کی تعمیر کی طرف پہلے توجہ دی وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت ہی تھی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جماعت کے بچوں کی تعلیم دینی ماحول میں کس قدر ضروری ہے۔ جن بچوں کی بنیادی تعلیم دینی ماحول میں ہو وہ آئندہ دنیاوی اشتغال میں بھی دین سے غافل نہیں رہ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جن بچوں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پا کر دنیاوی ترقی بھی کی ہے وہ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ سلسلہ کی محبت کا بیج دنیوی تعلیم کے ساتھ ان کے دلوں میں بویا گیا ہے اور وہ اپنا پھل دئیے بغیر نہیں رہا۔ اگر دوست احمدیت کا چمن اپنے گھر میں لگانا چاہتے ہیں اور یہ خواہش رکھتے ہوں کہ یہ نعمت غیر مترقبہ ان کے گھروں میں قائم و دائم رہے تو ان کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی دنیوی تعلیم بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ہی جاری کروائیں۔ تاکہ ان کے گھرانے احمدیت کی برکت سے ہمیشہ ہمیشہ بہرہ ور رہیں۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ بچہ کم از کم تین چار سال یہاں ضرور رہے تاکہ وہ حضرت صاحب کے خطبوں اور وعظوں کو بالمشافہ سن سکے اور ایسا ہی دیگر دینی مجالس جو ربوہ میں ہوتی رہتی ہیں ان میں حصہ لے کر وہ بیج اپنے اندر بو سکے اور پھر اس کی باقاعدہ شادابی ہوتی رہے۔ یہ موقعہ ایسا ہے کہ اس کو کھونا نہیں چاہیئے۔ خاندانوں میں یہ مواقع ہر وقت نہیں آتے۔ اب اگر دوستوں کے بچے قابل تعلیم ہوں اور ان کو تھوڑا سا خرچ کر کے بھی یہاں تعلیم دلانی پڑے۔ تو اس سے محرومی بہت بڑی محرومی ہے۔ احمدیت کا پودا بچوں کے دلوں میں انہی ایام میں لگ سکتا ہے۔ احمدیت ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس قدر بڑی نعمت جس کا اندازہ کرنا بھی دنیوی نکتہ نگاہ سے ناممکن ہے۔ احباب اپنی اور اپنے سلسلہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امید ہے۔ اس طرف ضرور توجہ کریں گے۔

یہاں دنیوی تعلیم بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے باہر کے کسی سکول کی تعلیم سے کم نہیں بلکہ بہترین سکولوں میں ہمارا سکول شمار ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ دینی فائدہ اور احمدی تربیت و کیرکٹر کو مدنظر رکھ لیا جائے۔ تو پھر اس پر جو بھی خرچ ہوگا وہ اس فائدہ کے بالمقابل بالکل ہیچ ہوگا جو یہاں کی رہائش اور تعلیم و تربیت سے حاصل ہوگا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

داخلہ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی

ادارہ سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی قائد آباد، لانڈھی کراچی ۳۲ سرٹیفکیٹ کے لئے دو سال اور ڈپلومہ کیلئے سہ سالہ ٹریننگ دیتا ہے۔ رہائش، خوراک مفت۔ معاوضہ عملی کام سات روپے ماہوار۔ آغاز سیشن ۱/۷/۵۹۔

(۱) Wood Working (Cabint making)
(۲) " (goinery)
(۳) Ready to wear garment
(۴) Welding (Eleclai & Gas)

شرائط:۔ میٹرک عمر ۱/۷/۵۹ کو ۱۶ تا ۲۴۔

ڈیٹ شیٹ امتحان داخلہ ۲۰/۵/۵۹ انگلش۔ ۲۱ ریاضی۔ ۲۲ ڈرائنگ۔ ۲۳ انٹرویو لاہور ڈھاکہ ۲۶ انٹرویو کراچی۔ مراکز امتحان:۔

(۱) سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی قائد آباد لانڈھی کراچی (۲) مسلم ہائی سکول ۲ کالج روڈ لاہور (۳) سکنڈری ایجوکیشن بورڈ ڈھاکہ

درخواستیں نزدیک کے سپرنٹنڈنٹ مرکز کو اصالتاً پیش کر کے امیدواران شامل امتحان ہوں پراسپکٹس و فارم درخواست رجسٹرار انسٹی ٹیوٹ سے طلب ہوں۔

(پاکستان ٹائمز ۸/۴/۵۹) ناظر تعلیم

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دو بچے بیمار چلے آتے ہیں۔ ساتھ ہی ان بچوں کا ماموں زاد بھائی عزیزم مسعود احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت تینوں بچوں کی صحت والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (ملک غلام مصطفےٰ مسعید ڈیپٹی۔ ایجوکیشن سیکرٹریٹ لاہور)

یوم مسیح موعود علیہ السلام کے موقع پر دہلی میں جلسہ

مورخہ ۲۳ مارچ بروز اتوار جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ واقعہ دریا گنج میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ شام ۵ بجے سے ۶½ بجے تک رحمت اللہ خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دہلی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مکرم عبدالشکور صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات سنا کر اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جو نصف گھنٹہ جاری رہی۔ بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتدائی زمانہ میں جو الہامات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے وہ بعد میں حرف بحرف پورے ہوگئے۔ جس سے یہ امر بوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ یہ خدائی الہامات تھے۔ ان الہامات کا پورا ہونا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ انہیں الہامات کی روشنی میں آپ نے بتایا کہ حضورؑ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے یہ وعدے دے رکھے تھے کہ وہ آپ کو ترقی دے گا۔ چنانچہ ایک زمانہ تھا کہ قادیان کے ارد گرد بھی آپ کو جاننے والے بہت کم تھے۔ لیکن پھر خدا کے فضل سے ایک وہ زمانہ آیا جبکہ تمام دنیا میں عزت کے ساتھ آپ کی شہرت ہوگئی۔

ان کے بعد خاکسار کی تقریر سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضورؑ کے زمانہ کی حالت پر روشنی ڈالی۔ اور اس فسق و فجور سے پُر زمانہ میں حضورؑ کی سیرت و کردار کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کیا اور اس تعلق کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی برائیوں کو دور کرنے کے لئے بطور مصلح و مامور کے آپ کا انتخاب فرمایا۔ خاکسار نے آپؑ کی زندگی میں سے بعض چیدہ چیدہ واقعات بتائے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے کتنا قرب اور کتنی محبت تھی۔ اپنی تقریر کے آخر میں خاکسار نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ ہم میں سے ہر ایک کو حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلقات بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ انبیاء کی آمد کا اہم مقصد بنی نوع انسان اور خدا تعالیٰ کے تعلق کو استوار کرنا ہوتا ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد ایک دعا ہوئی۔ جلسہ میں بعض غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ مکرم رحمت اللہ خانصاحب کی طرف سے افطاری کا انتظام تھا۔ چنانچہ حاضرین کی سوڈا واٹر کی ٹھنڈی بوتلوں اور پھلوں سے تواضع کی گئی جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی

---

(۲) عاجز کے خاندان کے دینی و دنیاوی ترقی اور کاموں میں برکت اور افراد خاندان کی مشکلات و مصائب کی دوری کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ نیز عاجز سالہا سال سے مرض دمہ کا مریض ہے دوست صحت کے لئے دعا فرمائیں (محمد عبدالحی احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر دسٹرکٹ ریچور انڈیا)

(۳) خاکسار کا بڑا لڑکا رفیق احمد اس سال انجینیرنگ کا آخری امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (میاں بشیر احمد کوئٹہ)

(۴) احباب میری صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (محمد شفیع سیالکوٹ چھاؤنی)

(۵) میری تین لڑکیوں نے مختلف امتحانات دئیے ہیں نیز خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے۔ بچیوں کی نمایاں کامیابی اور میری مشکلات سے نجات کیلئے احباب دعا فرمائیں (شیخ محمد علی دنیا ندی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز دفتر بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۵۲۸۵: میں مسماۃ حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری عبد المجید صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھمیانہ شہر ڈاکخانہ گھمیانہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

جائیداد حسب ذیل ہے: حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپیہ۔ زیورات وزنی ۳۰ تولہ بحساب ۱۱۰/- روپے تولہ کل مالیت ۳۳۰۰/- روپے تفصیل زیورات طلائی۔ ایک گلوبند۔ ایک عدد کڑا۔ ایک انگشتری ۴ تولہ۔ ایک عدد جھمکے ۳ تولہ ایک عدد نکلس ۵ تولہ۔ و دیگر انگوٹھیاں اور زیورات ۱۸ تولہ۔

الامۃ حمیدہ بیگم

گواہ شد۔ چوہدری عبد الحمید ایس ڈی او جوہر آباد پراونشل سب ڈویژن خوشاب۔

گواہ شد حافظ عبد الکریم ولد میاں فضل الدین خان سیکرٹری مال جماعت خوشاب ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۵۲۷۸: میں زینب بی بی بیوہ رحمت خان قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چک سکندر ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے خاوند مرحوم سے وصول کر چکی ہوں۔ اراضی بارانی چار گھماؤں واقع چک سکندر ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ہے جس کی قیمت مبلغ چار ہزار روپیہ ہے۔ ایک مکان رہائشی خام جس کی قیمت تخمیناً چار صد روپیہ ہے۔ کل میزان چار ہزار چار صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الراقم الحروف محمد خان پسر موصیہ

الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی بیوہ رحمت خان موصی مرحوم۔

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت۔

گواہ شد بقلم خود فضل دین ولد غلام محمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک سکندر

نمبر ۱۵۲۷۹: میں سید منیر احمد شاہ ولد سید حسن شاہ صاحب قوم سید پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ فروری ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے (۲) مجھے دوکان سے صرف مبلغ ساٹھ روپے ماہوار بطور خرچ ملتے ہیں اس کے علاوہ میری اور کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری آمد میں کوئی کمی یا بیشی ہوگی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ... ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ یہ چند سطور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ تحریر کرتا ہوں۔

العبد سید منیر احمد بقلم خود

گواہ شد ماسٹر علی محمد ولد کریم بخش ریٹائرڈ ٹیچر محصل انجمن احمدیہ جھنگ بقلم خود

گواہ شد: سید بشیر احمد ولد حسن شاہ صاحب برادر اکبر سید منیر احمد موصی گھمیانہ شہر۔

نمبر ۱۵۲۸۰: میں سید بشیر احمد ولد سید حسن شاہ قوم سید پیشہ تجارت عمر تقریباً ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ اٹھائیس فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مجھے دکان سے مبلغ اسی روپے ماہوار بطور خرچ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد پیدا کی ہوئی ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی یہ چند حروف بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ تحریر کرتا ہوں۔ بروئے گواہاں۔

العبد: سید بشیر احمد بقلم خود صدر جھنگ گھمیانہ

گواہ شد: سید حسن شاہ بقلم خود ولد سید فضل شاہ گھمیانہ ضلع جھنگ صدر والد بشیر احمد۔

گواہ شد: سید محمد حسین بقلم خود ولد سید حسن شاہ برادر اکبر سید بشیر احمد جھنگ گھمیانہ صدر۔

نمبر ۱۵۲۷۰: میں مستری تاج الدین ولد مستری اللہ دتا صاحب قوم پنجابی مسلمان پیشہ ترکھان عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن نیروبی کینیا مشرقی افریقہ بکس نمبر ۵۵۴ نیروبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک پختہ مکان واقع دار النصر ربوہ جس کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس جائیداد کے علاوہ اس وقت میری ماہوار آمد ۷۵۰/- شلنگ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد: تاج الدین P.O. BOX 554 Nairobi 24/8/58

گواہ شد: خاکسار محمد منور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی۔

گواہ شد: میر ضیاء اللہ ولد میر الٰہی بخش صاحب P.O. BOX 554 Nairobi

نمبر ۱۵۲۸۱: میں سردار بیگم زوجہ چوہدری محمد ابراہیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۰ء ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیورات وزنی دس تولہ جن کی اندازاً قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ تفصیل زیورات ایک تولہ انگوٹھیاں۔ کانٹے ایک تولہ کڑے ۸ تولہ میزان دس تولے کل میزان مبلغ بارہ صد روپیہ قیمت زیورات کی ہے۔

مبلغ دس روپے ماہوار خاوند کی طرف سے مجھے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی زیورات اور مہر جن کی قیمت کی میزان بارہ صد روپیہ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ ماہوار جیب خرچ سے بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد موصیہ: نشان انگوٹھا سردار بیگم اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب۔

گواہ شد: منیر احمد پسر موصیہ بقلم خود ولد محمد ابراہیم جھنگ صدر

گواہ شد: چوہدری محمد ابراہیم ولد دین محمد خاوند موصیہ جھنگ صدر۔

نمبر ۱۵۲۸۴: میں چوہدری عبد الحمید ولد چوہدری محمد عبد اللہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھمیانہ شہر ڈاکخانہ گھمیانہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۲۸۱/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط المرقوم مورخہ ۱۱ مارچ ۵۹ء

العبد چوہدری عبد الحمید ایس ڈی او جوہر آباد پراونشل سب ڈویژن خوشاب ضلع سرگودھا

گواہ شد عبد الکریم ولد فتح الدین خان سکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب محلہ احمدیاں والا ضلع سرگودھا ۱۱/۳/۵۹ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

حکومت غیر مزروعہ اراضی کو اپنی تحویل میں لے لے گی!

مارکیٹ کمیٹیوں کی تطہیر اور غنڈوں پر قابو پانے کے متعلق بھی قانون بنائے جائینگے

لاہور ۱۵ اپریل ۔ گورنر کی مشاورتی کمیٹی نے کل ایک قانون بنانے کا فیصلہ کیا جس کے تحت حکومت ایسی اراضی کو بعض شرائط کے تحت اپنی تحویل میں لے سکے گی ۔ جو نجی ملکیت میں بیکار اور غیر مزروعہ پڑی ہوئی ہے ۔

اس قانون کے تحت اگر کلکٹر کے علم میں یہ بات آجائے کہ محکمہ مال کے ریکارڈ میں کوئی ایسی غیر سرکاری زمین موجود ہے ۔ جس میں مسلسل دو سال تک کاشت نہیں کی گئی اور اسے زیر کاشت لایا جا سکتا ہے ۔ تو وہ تحریری طور پر حکم دے سکتا ہے کہ ایسی زمین کو دو سال کے اندر اندر زیر کاشت لایا جائے ۔ اس نوٹس کے باوجود بھی دی گئی مدت میں اگر زمین پر کاشت نہ کی گئی ۔ تو کلکٹر اس زمین کا عارضی طور پر قبضہ لے لے گا ۔ اور اس میں حکومت کی طرف سے منظور شدہ عام سکیم کے تحت مالک اراضی کے خرچ پر اس زمین کے انتظام کے بارے میں مناسب قدم اٹھائے گا

کمیٹی نے مارکیٹ کمیٹیوں کی رکنیت سے غیر پسندیدہ عناصر کو ختم کرنے اور ان کی از سر نو تشکیل کے پیش نظر پنجاب کی منڈیوں کے قانون مجریہ ۱۹۳۹ء میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

کمیٹی نے مغربی پاکستان میں غنڈوں پر قابو پانے سے متعلق ایک قانون بنانے کا بھی فیصلہ کیا ۔ یہ قانون پنجاب اور سندھ کے قوانین کی بنیادوں پر مندرجہ ذیل خاص خاص تبدیلیوں کے ساتھ نافذ کیا جائے گا ۔

(۱) ٹریبونل صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر مشتمل ہوگا اور جہاں اسکے پاس بہت زیادہ کام ہو وہاں یہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی بجائے ایک مجسٹریٹ درجہ اول پر مشتمل ہوگا (۲) ٹریبونل سمن جاری کرنے کا طریق کار (۳) ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں کمشنر سنے گا ۔ (۴) تفتیش کے دوران میں نظر بندی کی مدت دو ماہ سے زائد ہو جانے کی صورت میں کمشنر کی رضا مندی ضرور ہوگی (۵) کمشنر اپنے ڈویژن میں کسی مقدمے کو ایک سے دوسرے ٹریبونل میں منتقل کرنے کا مجاز ہوگا ۔

چونکہ خیرپور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور اس کی نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کی سالانہ آمدنی ۲ لاکھ روپے سے زیادہ ہے ۔ لہذا وہاں میونسپل کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے

اجلاس کی صدارت مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے کی اور اس میں دیگر اصحاب کے علاوہ لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا ناظم مارشل لاء ۔ چیف سیکرٹری ۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری ۔ فنانس سیکرٹری اور بریگیڈیر جنرل کے عملہ نے شرکت کی ۔

بھارت کو عالمی بنک سے مزید ڈھائی کروڑ ڈالر کی امداد

واشنگٹن ۱۵ اپریل ۔ عالمی بنک کے حلقوں نے بتایا ہے کہ بنک نے بھارت کو صوبہ بمبئی میں پن بجلی کے بہت بڑے منصوبے کی تعمیر کا پہلا مرحلہ مکمل کرنے کی غرض سے دو کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی رقوم دینا منظور کر لیا ہے۔

بنک کے ایک ترجمان نے کہا کہ پچھلے مہینے بھارت کے حکام نے امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، مغربی جرمنی اور جاپان کی حکومتوں سے اپنے زرمبادلہ کے ذخائر کی کمی دور کرنے کی خاطر مالی امداد حاصل کرنے کے لئے تجویزات پیش کی تھی اس کے بعد بھارت کے لئے عالمی بنک سے یہ پہلی مالی امداد ہوگی ۔ عالمی بنک اب تک بھارت کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے کل ۵۲ کروڑ بیس لاکھ ڈالر کے قرضے مہیا کر چکا ہے +

صنعتی اعداد و شمار بہم پہنچانے کی آخری تاریخ

لاہور ۱۵ اپریل ۔ قانون اعداد و شمار مجریہ ۴۲ء کے تحت ڈائریکٹر محکمہ صنعت مغربی پاکستان کو صنعتوں سے متعلق اعداد و شمار مہیا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۵۹ء تک بڑھا دی گئی ہے ۔ یہ اعداد و شمار ان تمام اداروں کی طرف سے مہیا کرنے ہوں گے جن کا اندراج فیکٹریز ایکٹ مجریہ ۴۴ء کی دفعات ۲ ۔ ۱ کے تحت ہوا ہے یہ تاریخ اسلئے بڑھائی گئی ہے کہ بعض ادارے مارچ میں ختم ہونے والے مالی سال کے حسابات مکمل کرنے میں مصروف ہیں +